Regd. No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ـ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ

لاہور

یوم یکشنبہ

۱۲ شوال ۱۳۷۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۲ روپے
ششماہی ۱۳
سہ ماہی ۷
ماہوار ۲½
فی پرچہ ۱؎

جلد ۴۰/۶ ۶ وفا ۱۳۳۱ ہش ۶ جولائی ۱۹۵۲ء نمبر ۱۵۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۴ جولائی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے (الحمد للہ)

ربوہ ۵ جولائی - حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب ہفتہ عشرہ سے بوجہ بخار بیمار ہیں۔ کھانسی کی بھی تکلیف ہے۔ احباب التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

* * *

نیم سرکاری اخبار روزنامہ "آفاق" کے "دردمند مسلمان" کی صحافتی بددیانتی

لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی

(لاہور ۵ جولائی) آج نیم سرکاری اخبار روزنامہ "آفاق" نے اپنی ۶ جولائی کی اشاعت میں ایک غلط حوالہ روزنامہ "الفضل" کی طرف منسوب کرکے صحافتی بددیانتی کا مظاہرہ کرنے میں اس فن کے ماہر ترجمانِ احرار سہ روزہ "آزاد" کو بھی مات کر دکھایا۔ اس پرچہ کے صفحہ ۲ پر کسی "دردمند مسلمان" کے قلم سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں "الفضل" مورخہ ۳ جنوری ۱۹۵۲ء کے حوالہ سے حسب ذیل الفاظ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرکے ایک نہایت گمراہ کن تاثر پھیلانے کی کوشش کی گئی ہے ـــ "ہم فتحیاب ہوں گے ضرور تم مجرموں کے طور پر ہمارے سامنے پیش ہوگے اس وقت تمہارا حشر بھی وہی ہوگا۔ جو فتح مکہ کے دن ابوجہل اور اس کی پارٹی کا ہوا" ۳ جنوری ۱۹۵۲ء کے الفضل میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی جس تقریر کا خلاصہ شائع ہوا ہے اسمیں یہ الفاظ ہرگز درج نہیں ہیں یہ اور نہ ہی اس تقریر میں وہ غلط تاثر موجود ہے۔ جو ان "دردمند مسلمان" صاحب نے پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ اگر وہ فنِ کذب طرازی کے ماہر سہ روزہ "آزاد" کی خوشہ چینی پر اکتفا نہ کرتے اور ۳ جنوری ۱۹۵۲ء کے الفضل کا خود مطالعہ فرما لیتے تو احراریوں کی ہمنوائی کا دم بھرتے ہوئے صحافتی بددیانتی کا یہ دلیرانہ ارتکاب ان کی قلم سے کبھی سرزد نہ ہوتا۔ اس میں شک نہیں سہ روزہ "آزاد" الفضل کے حوالہ سے یہ عبارت پیش کرکے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک عرصہ سے مکروہ قسم کا پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ لیکن چونکہ اس کا کام ہی کانٹ چھانٹ کر حوالے پیش کرنا اور اس طرح عمداً غلط فہمی پھیلانا ہے۔ اس لئے ہم نے اس کو منہ لگانا مناسب نہیں سمجھا۔ لیکن جب آفاق جیسے اخبار نے جو کئی لحاظ . . . . . . سے بہت شہرہ آفاق ہے۔ ایسی غلطی کا ارتکاب کیا تو ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی ۳ جنوری کے الفضل میں نہ "فتحیاب ہونے" کا ذکر ہے نہ "مجرموں کے طور پر پیش ہونے" کا اور نہ ہی اس "حشر کا جو ابوجہل اور اس کی پارٹی کا ہوا"، وہاں صرف اتنا درج ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اُن اخبار نویسوں کو مخاطب کرتے ہوئے جو اکثریت کے گھمنڈ میں غلط باتیں آپ کی طرف منسوب کرکے حکومت کو آپ کے خلاف کارروائی کرنے کا مشورہ دے رہے تھے۔ واضح فرمایا کہ اقلیت کو بولنے کا حق نہ دینے میں ایسے اخبار نویس جس دلیل کا سہارا لے رہے ہیں۔ وہ وہی دلیل ہے۔ جو ابوجہل دیا کرتا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا اور اکثریت کا گھمنڈ کرنیوالے لوگ آپ کے سامنے پیش ہوئے تو آپ نے انہیں فرمایا بتاؤ اب تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ آپ کا مقصد یہ کہنے سے یہ تھا کہ وہ اپنی اکثریت کے زعم میں جو کچھ کیا کرتے تھے وہ انہیں یاد دلایا جائے۔ کفار نے کہا بیشک ہم نے بہت ظلم کئے لیکن ہم آپ سے یوسفؑ والے سلوک ہی کی امید کرتے ہیں میں بھی کہتا ہوں کہ اسدن جب تمہارا اکثریت میں ہونے کا غرور ٹوٹ جائیگا تو خواہ اسوقت میں ہوں یا میرا قائمقام تم سے بھی بہرحال یوسفؑ والا سلوک ہی کیا جائے گا۔"

(الفضل ۳ جنوری ۱۹۵۲ء) م

میکینیات کی بین الاقوامی کانگریس میں پروفیسر عبدالسلام پاکستان کی نمائندگی کرینگے

لاہور ۵ جولائی - پروفیسر عبدالسلام صاحب صدر شعبۂ ریاضیات گورنمنٹ کالج لاہور کو نظری و عملی میکینیات کی بین الاقوامی کانگریس میں پاکستان کی نمائندگی کیلئے نامزد کیا گیا ہے۔ کانگریس کا اجلاس ماہ اگست میں استنبول میں منعقد ہوگا۔

م "دردمند مسلمان" صاحب نے کمال دردمندی میں محو ہو کر الفضل کی مذکورہ بالا عبارت کی بجائے اپنی طرف سے ایک عبارت ٹھونس دی۔ جس کا وہاں نام و نشان تک نہیں ہے۔ اے کاش آفاق کے یہ "دردمند مسلمان" صاحب احراریت نوازی کے جوش میں غلط الفاظ الفضل اور حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی طرف منسوب نہ کرتے تو ان سے ولا یجرمنکم شنان قوم علی الا تعدلوا کے قرآنی حکم کی صریح خلاف ورزی نہ ہوتی احرار کے شعلہ بیان مقرروں کا "جوش خطابت" تو مشہور تھا ہی "آفاق" کے "دردمند مسلمان" کا جوش "احراریت نوازی" بھی کچھ کم قابل داد نہیں ہے

★ کراچی ۵ جولائی گورنر سندھ نے حکم دیا ہے کہ پچھلے دنوں نہروں میں جو شگاف پڑ گئے تھے ان کے بارے میں پوری تندہی سے تحقیقات کی جائے بعض حروں اور ناجائز طور پر غلہ برآمد کرنے والوں پر شگاف ڈالنے کا الزام لگایا گیا تھا۔ اس پر پیر پگارو نے حروں پر اس الزام کی تردید کرتے ہوئے حکومت سے تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔

احترام مساجد

چونکہ بعض حلقوں کی طرف سے عوام کو گمراہ کرنے کی کوششیں ابھی تک جاری ہیں۔ اس لئے اس امر کا اعادہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں دفعہ ۱۴۴ کے تحت احکام کی وجہ سے مساجد میں جماعت یا اجتماع پر مذہبی عقائد کے اعلان یا مذہبی فرائض کی ادائیگی پر ہرگز کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی خلافِ قانون حرکت کے لئے مسجد کو جائے پناہ بناتا ہے۔ تو وہ خود مسجد کی حرمت کو گزند پہنچاتا ہے۔ خلافِ قانون حرکت خواہ مسجد کے اندر ہو یا باہر یکساں طور پر قابلِ مواخذہ ہے۔

(۲) حکومت پنجاب کا مقصد شہری یا مذہبی آزادی پر پابندیاں لگانا ہرگز نہیں ہے بلکہ صوبے میں بدامنی اور تشدد کو روکنا ہے۔ جس کے لئے ہر شہری کو جو اپنے صوبے اور ملک میں امن چاہتا ہے۔ حکومت سے تعاون کرنا چاہیئے

(سرکاری اعلان)

خدام الاحمدیہ لاہور کا ماہوار اجلاس

مورخہ ۶ جولائی بروز اتوار مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں مغرب اور عشاء کے اوقات کے درمیان ہوگا خدام الاحمدیہ کثرت سے شامل ہوں۔ پروگرام حسب ذیل ہے:- (۱) ماہوار رپورٹ خورشید احمد صاحب معتمد (۲) جزائر فجی کے حالات ڈاکٹر علی رضا محمد صاحب (۳) ایکسرے کی اہمیت ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

احراری ملاؤں کی حکومت کے خلاف شر انگیزی

مجرم مجرم ہی ہے خواہ وہ مسجد سے باہر کیا جائے یا مسجد کے اندر

مساجد قانون شکن اور مجرموں کی پناہ گاہ نہیں ہیں

(از مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لنڈن)

حکومت پنجاب نے بعض ان احراری ملاؤں پر بھی بجا طور پر گرفت کی ہے۔ جنہوں نے مساجد میں حکومت پنجاب کے اعلان کی مخالفت کرتے ہوئے قابلِ اعتراض تقریریں کیں۔ ان کا خیال تھا کہ مسجدیں قانون شکن اور مجرم لوگوں کے لئے پناہ گاہ ہیں۔ جہاں حکومت کے قوانین کی کھلے بندوں خلاف ورزی کی جا سکتی ہے چنانچہ پبلک کو حکومت کے خلاف اشتعال دلانے کے لئے احراری ملاؤں نے یہ پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے کہ حکومت نے احراری خطیبوں کو (جنہوں نے مساجد میں خلاف قانون تقریریں کی تھیں) گرفتار کر کے مسجدوں کی حرمت کو توڑا ہے اور مداخلت فی الدین کی ہے۔ چنانچہ احرار کے مؤید ابو الحسنات مولوی سید محمد احمد صاحب خطیب مسجد وزیر خاں نے ۲۷ جون کو خطبہ جمعہ میں کہا کہ:۔

"خانہ خدا پر کسی سلطنت کا کوئی قانون لاگو نہیں ہو سکتا۔ مساجد حکومت کے قوانین سے مستثنیٰ ہوا کرتی ہیں...... اور حالیہ گرفتاریوں کو ناجائز قرار دیا۔"

(آزاد مورخہ ۳۰ جون ۱۹۵۲ء)

اس کے مقابلہ میں حکومت پنجاب نے اعلانات کے ذریعہ یہ وضاحت کر دی ہے:۔

"یہ بالکل غلط ہے کہ سرکاری احکام کسی قسم کے مذہبی اجتماعات یا مذہبی عبادات یا مساجد میں کسی مذہبی سرگرمی میں مخل ہوتے ہیں اگر کوئی شخص قانون کے خلاف کوئی حرکت کرتا ہے تو اس سے یقیناً مؤاخذہ کیا جائے گا۔ قطع نظر اس سے کہ اس سے یہ حرکت مسجد میں سرزد ہوئی یا مسجد سے باہر۔ اس نقطۂ نظر سے ایک تقریر جو مسجد سے باہر قابل اعتراض ہے اگر مسجد کے اندر کی جائے گی تب بھی لائق مؤاخذہ ہو گی۔"

مزید براں مساجد وغیرہ کے احترام کے پیش نظر حکومت نے یہ ہدایت بھی کی ہے کہ قابل اعتراض تقریر کرنے والے کو مسجد میں نہ گرفتار کیا جائے بلکہ بعد میں مناسب وقت پر اسے گرفتار کیا جائے۔ حکومت کا یہ اعلان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے عین مطابق ہے۔ صحیح البخاری میں یہ روایت آئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حرم مکہ کے متعلق جسے خدا تعالیٰ نے حرم قرار دیا ہے فرماتے ہیں

"ان الحرم لا یعیذ عاصیا ولا فارا بدم ولا فارا بخربة"

یعنی حرم مکہ جس میں مسجد الحرام واقع ہے کسی مجرم اور قانون کی خلاف ورزی کرنیوالے کو پناہ نہیں دیتا اور نہ کسی خون کر کے بھاگنے والے کی پناہ گاہ بن سکتا ہے۔ اور نہ ہی مفرور چور کو بچا سکتا ہے بلکہ ایسے لوگ پکڑے جائیں گے اور قانونی سزا ان پر جاری کی جائے گی۔

چنانچہ ابن خطل کے متعلق صحیح بخاری میں لکھا ہے جس نے احراری ملاؤں کی طرح یہ خیال کر کے کہ خانہ کعبہ جو خدا تعالےٰ کا گھر ہے اور جس کی تقدیس اور احترام ہر حال میں فرض ہے اسے وہاں کوئی شخص قتل کرنے کی جرأت نہیں کریگا۔ وہ خانہ کعبہ میں چلا گیا اور اس کے پردوں کو پکڑ کر کھڑا ہو رہا جب ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر کی خبر دی "ابن خطل متعلق باستار الکعبة فقال اقتلوہ" ابن خطل کعبہ کے پردوں کو پکڑے ہوئے ہے۔ آپ نے فرمایا اُسے قتل کر دو۔ چنانچہ اسے قتل کیا گیا۔

اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا "من سرق او قتل فی الحرام اقیم علیه الحد فی الحرام" کہ جس نے حرم میں چوری کی یا قتل کیا تو اس پر حرم میں حد قائم کی جائے گی اور اس کی تائید میں ایک یہ آیت پیش کی گئی ہے "ولا تقاتلوھم عند المسجد الحرام حتی یقاتلوکم فیه فان قاتلوکم فاقتلوھم" اور تم ان سے مسجد الحرام کے پاس مت لڑو یہانتک کہ وہ اس میں تم سے لڑنا شروع کریں اور اگر وہ تم سے لڑیں تو تم بھی ان کو قتل کرو۔

نیز یہ دلیل بھی دی گئی ہے ان الجانی فی الحرم ھاتك لحرمته کہ جو جرم حرم میں جرم کا ارتکاب کرتا ہے درحقیقت وہ اس کی حرمت اور عزت و تقدیس کو توڑتا ہے اور اگر ایسا کرنے والوں کو سزا نہ دی جائے تو سزا بہت بڑھ جائے۔

پس حکومت نے اپنے اعلانات کے مطابق جو کچھ کیا وہ شریعت اسلامیہ کے مطابق بالکل درست کیا۔ اور احراری ملاؤں کا یہ خیال کہ مسجدیں قانون سے آزاد ہیں۔ اور ان میں جو کہنا چاہیں وہ کہیں اور قانون شکنی کریں ان پر کوئی گرفت نہیں ہونی چاہیئے ایک باطل خیال ہے۔ خدا تعالےٰ اور اس کے رسول اکرمؐ کا یہی فیصلہ ہے کہ مسجدیں کسی قانون شکن اور مجرم کی پناہ گاہ نہیں ہو سکتیں اور جو لوگ انہیں قانون شکنی اور ارتکاب جرائم کے لئے ...... بطور سپر بنانا چاہتے ہیں درحقیقت وہ خود مسجدوں کی حرمت اور تقدیس کو توڑنے والے ہیں۔ مسجدیں خدا تعالےٰ کا ذکر کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں نہ کہ قانون شکنی اور جرائم کے ارتکاب کے لئے۔

حکومت کے اعلانات سے یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ احرار کا عوام الناس کو حکومت کے خلاف بھڑکانے کے لئے یہ پروپیگنڈا کرنا کہ محض ختم نبوت پر تقریریں کرنے کے جرم میں انہیں گرفتار کیا گیا ہے بالکل غلط اور سفید جھوٹ ہے۔

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

مورخہ ۶ جولائی ۱۹۵۲ء

"آفاق" کے دلائل کا جائزہ

کل ہم نے الفضل میں روزنامہ آفاق کے ایک مقالہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ ادارۂ آفاق کا مقالہ مسلم لیگ اور مسلم لیگی حکومت کے پہلے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی پر محمول ہے۔ وہ اصول جس کو مسلم لیگ اور مسلم لیگی حکومت اپنے عمل سے ثابت کرتی آئی ہے یہ ہے کہ احمدی مسلمان ہیں قائد اعظم مرحوم نے بعض متعصب لوگوں کی خواہشات کی سخت مخالفت کی۔ احمدیوں کے ووٹ مسلم لیگ کے حق میں اس طرح وصول کئے گئے۔ جس طرح دوسرے کئی اسلامی کہلانے والے فرقہ کے اور اب یہ کہنا کہ احمدیوں کو جمہور اہل اسلام سے الگ اقلیت قرار دیا جائے۔ نہ صرف قومی بددیانتی ہے۔ بلکہ پاکستان کی سالمیت کو زخمی کرنے کے مترادف ہے۔

پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس میں بہت سے اسلامی کہلانے والے فرقے ہیں۔ جو آپس میں ایک دوسرے کو کافر و مرتد کہتے ہیں۔ وجوہات کفر و ارتداد خواہ کچھ بھی ہوں۔ جب کوئی فرقہ کافر و مرتد ٹھہرایا جائے گا۔ تو جس اصول سے احمدیوں کو جمہور اہل اسلام سے الگ کرنے کا مطالبہ صحیح سمجھا جائے گا۔ اسی اصول سے ہر فرقہ کو بھی باقی جمہور اہل اسلام کے مقابلہ میں اقلیت قرار دینا پڑے گا۔ ظاہر ہے کہ مسلم لیگ نے اسی خیال سے یہ اصول اپنایا کہ خواہ مختلف فرقے ایک دوسرے کو اعتقاداً کافر و مرتد ہی کیوں نہ سمجھتے ہیں۔ سب کو ایک ہی سیاسی محاذ پر متحد ہو جانا چاہیئے۔ اور اعتقادی فرقہ بندی سے سیاسی فضا کو پاک رکھنا چاہیئے۔

اسی اصول کے مطابق قائد اعظم مرحوم نے احمدیوں کو بھی مسلم لیگ میں شامل رکھا۔ اور ان کے ووٹ بھی اسی طرح حاصل کئے۔ جس طرح دوسرے فرقوں کے مسلمان کہلانے والوں کے۔ پاکستان اسی اصول پر عمل کر کے ممکن ہوا ہے۔ اور اب اس کے قیام کے پانچ سال کے بعد۔ یہ سوال اٹھانا کہ احمدی یہ ہیں اور وہ ہیں۔ اس لئے ان کو جمہور اہل اسلام سے الگ گروہ قرار دیا جائے سخت قومی بے اصولی کی تلقین ہے۔ جس سے اقوام عالم میں پاکستانی قوم کے کیریکٹر کی ایک کچی کوڑی کے برابر بھی قیمت نہیں رہتی ہے۔ ایسا خیال بھی پاکستان کے لئے سخت دشمنی ہی نہیں۔ بلکہ تمام عالم اسلام کے ساتھ سخت دشمنی ہے۔ ایسا اقدام مسلم اقوام کی شیرازہ بندی پر سخت ضرب ہے۔ اور مسلمان اقوام کے متحدہ محاذ کے راستہ میں سد سکندری کھڑا کرنے کے مترادف ہے۔

ہم نے اوپر عرض کی ہے کہ کفر و ارتداد کی وجوہات خواہ کچھ بھی ہوں کفر و ارتداد کے کم و کیف میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اور اگر احمدیوں کو اقلیت قرار دلانے کی کوشش کی گئی۔ تو پھر احمدیوں کا یہ مطالبہ بھی از روئے منطق جائز ہوگا۔ کہ پہلے شیعوں کو اسمٰعیلیوں۔ حنفیوں۔ وہابیوں مودودی صاحب کی جماعت اور اسی طرح ہر فرقہ کو ایک ایک کر کے جمہور اہل اسلام کے مقابلہ میں اقلیت قرار دیا جائے۔ یہ کہنا کہ احمدیوں کا کفر و ارتداد اور قسم کا ہے۔ اور باقی فرقوں کا اور قسم کا سراسر غلط ہے۔ ادارہ آفاق نے جو امتیازی باتیں پیش کی ہیں۔ وہ اس اصول کے مطابق کوئی وقعت نہیں رکھتیں۔ لیکن ہم ان میں سے ہر ایک کا جائزہ لے کر ثابت کرتے ہیں کہ ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

پہلی بات جو ادارہ آفاق نے کہی ہے وہ یہ ہے کہ

ختم نبوت فقط اعتقادی مسئلہ نہیں

اس ضمن میں ادارہ آفاق لکھتا ہے کہ

> سوائے قادیانیوں کے آج تک کسی اسلامی فرقہ نے کسی شخصیت کو ایمان اور کفر کی کسوٹی نہیں بنایا۔ یہ کسی نے نہیں کہا کہ فلاں انسان کی ہر پہلو سے اطاعت اسلام ہے۔ اور کسی پہلو سے اس کی نافرمانی کفر ہے۔

یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ ادارۂ آفاق کو اسلام کی تاریخ کا کوئی بھی علم نہیں ہے۔ ورنہ وہ ایسی بے بنیاد بات کبھی بھی نہ کہتا۔ اگر اسکو علم نہیں تھا تو اس کو چاہیئے تھا۔ کہ ادارہ "اسلامیات" سے معلومات حاصل کر لیتا۔ بندگان خدا! شیعوں کا یہ اعتقاد ہے کہ جو شخص حضرت علیؓ کو بلافصل خلیفہ نہیں مانتا وہ دائرہ اسلام سے باہر ہے۔

اگر آپ نے تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا ہوتا۔ تو آپ کو نہ صرف ایسا اعتقاد رکھنے والے فرقہ ہائے اسلام کا علم ہوتا۔ بلکہ آپ کو بزرگوں کے ایسے اقوال بھی بکثرت مل جاتے جنہوں نے دعوے کیا کہ اب آئندہ ان کے بغیر کوئی اسلام نہیں حضرت شاہ ولی اللہ کا مندرجہ ذیل قول ملاحظہ فرمائیے۔

> میرے رب نے مجھے سمجھایا تحقیق ہم نے بنایا ہے تجھے اس طریقے کا امام۔ اور آج ہم نے مسدود کر دیئے ہیں تمام طریقے حقیقت القرب کے پہونچنے کے سوائے ایک طریقہ کے اور وہ تیری محبت کا طریقہ ہے۔ تیری اطاعت کا طریقہ ہے۔ پس جو تجھ سے دشمنی کرتے ہیں نہ ان کے اوپر آسمان آسمان نہیں ہے۔ اور نہ ان پر زمین زمین ہے۔ پس شرق و غرب کے تمام لوگ تیری رعایا ہیں۔ اور تو ان کا بادشاہ ہے۔ اے لوگو جان لو یا نہ جانو۔ اگر جان لو پس دیکھ لو اور اگر جہالت کرو گے تو نقصان اٹھاؤ گے۔

(ترجمہ عربی عبارت تذکرہ مصنفہ ابو الکلام آزاد صفحہ ۲۵۹)

یہ تو مثالیں ہیں ایک حدیث بھی سن لیجئے۔

من لم یعرف امام زمانہ
فقد مات میتۃ الجاھلیۃ
(متفق علیہ)

یعنی جس نے اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانا پس تحقیق وہ جاہلیت کی موت مرا۔

افسوس ہے کہ ادارہ آفاق کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ حنفیوں کا نام ہی ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ صرف حضرت امام ابو حنیفہ کو امام مانتے ہیں اور اور اس کے انکار کرنے والے کو کافر گردانتے ہیں اور بالعکس ان پر کفر و ارتداد کا فتوے بھی اسی وجہ لگا ہے کہ وہ صرف ایک امام کو مانتے ہیں۔

ہمارا خیال ہے کہ ادارہ اسلامیات کا فرض تھا کہ ایسی معلومات خود بخود ادارۂ آفاق کی غلطی معلوم ہوتے پر اسکو بہم پہونچاتا۔ اور وہ خود ہی آج اپنی تصحیح کر دیتا۔ اگر ادارۂ آفاق اسلامیان ہند کی تاریخ ہی مطالعہ فرما لیتے تو اس کو کئی فرقے ایسے معلوم ہو جاتے۔ جو ایک ہی شخصیت کو ایمان اور کفر کی کسوٹی بناتے چلے آئے ہیں۔ اور اب تک بنا رہے ہیں اور نہیں تو ابو الکلام آزاد کا "تذکرہ" ہی پڑھ لیجئے۔ اور اگر ادارہ آفاق غور فرمائے گا۔ تو اس کو معلوم ہوگا کہ عملاً مودودی صاحب کا فرقہ بھی یہی اعتقاد رکھتا ہے۔ گو زبان سے نہ مانتا ہو۔ اگر قرآن کریم کی نص چاہیئے تو وہ بھی حاضر ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

> اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

تمام مفسرین نے اس آیہ کریمہ کے یہی معنے کئے ہیں کہ اولی الامر منکم سے امام وقت مراد ہے۔ پھر ذرا مندرجہ ذیل فتوے بھی سن لیجئے۔

(رجسٹر الف نمبر ۱۱۶۹)

> (۱) ماننے کے دو درجے ہیں ایک یہ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو نبی اور رسول مانیں۔ سو یہ بات نزول کے ساتھ خاص نہیں۔ اس معنے کے اعتبار سے اب بھی ان کا ماننا فرض اور جزو ایمان ہے۔ جو شخص حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نبوت سے انکار کرے۔ وہ کافر ہے۔ یہی حکم بعد نزول بھی باقی رہے گا۔ کہ ان کے نبی اور رسول ہونے کا عقیدہ فرض ہوگا۔
>
> (۲) دوسرا درجہ ماننے کا یہ ہے۔ کہ ان کی شریعت کا اتباع کیا جائے۔ یہ نہ اب جائز ہے۔ اور نہ اس وقت جائز ہوگا۔ لیکن حضرت عیسےٰ علیہ السلام چونکہ اس امت کے امام ہو کر تشریف لائیں گے۔ اس لئے وہ احکام بھی شریعت اسلامیہ کے ہی جاری کریں گے اس بناء پر ان کا اتباع احکام میں بھی واجب ہوگا۔ بالغرض حضرت عیسےٰ علیہ السلام بعد نزول کے بھی رسول اور نبی ہوں گے۔ اور ان کی نبوت کا اعتقاد جو قدیم سے جاری ہے۔ اس وقت بھی جاری رہے گا۔
>
> (محمد شفیع عفی عنہ خادم دار العلوم دیوبند)

یہ فتوے انہی مولوی محمد شفیع دیوبندی کا ہے۔ جو احمدیوں پر خارج از اسلام کا فتوے لگانے والوں میں پیش پیش ہیں۔

مسیح موعود علیہ السلام کا دعوے ہے کہ میں وہ مسیح ہوں جس کی آمد کی خبر مخبر صادق ﷺ نے اپنی عظیم الشان پیشگوئیوں میں دی ہے۔ احمدیوں نے ان کے اس دعوے کو صحیح تسلیم کر لیا ہے۔ مندرجہ بالا فتوے سے ظاہر ہے کہ جو مسیح موعود پر ایمان لائے گا۔ وہ مسلمان ہوگا۔ اب جھوٹے سچے کا فیصلہ کون کرے۔ جب تک یہ فیصلہ قطعی نہ ہو مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کو مسلمان ماننا پڑے گا۔ اور کسی کو حق نہیں پہونچتا کہ ان کو خارج از اسلام قرار دے۔

یہاں اس بات پر بھی غور فرما لیجئے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی متفق علیہ حدیث ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ مسلمان کہلانے والوں کے تہتر فرقے ہوں گے

ایک ناجی ہوگا اور باقی بہتر ناری۔ اس بات پر سب علمائے موجودہ کا اتفاق ہے کہ آج ہی وہ زمانہ ہے۔ اب اگر احمدیوں کو حکومت از روئے اسلام اقلیت قرار دینا چاہتی ہے تو اس کا فرض ہے کہ پہلے یہ تحقیقات کرلے کہ آیا یہ جمہور اہل اسلام جن سے احمدیوں کو خارج سمجھ کر خارج از اسلام کی بناء پر اقلیت قرار دیا جائے گا۔ واقعی وہ تہترواں فرقہ ہے۔ جس کو حدیث میں ناجی کہا گیا ہے۔ جو حقیقی اسلام پر قائم ہے۔ اگر نہیں تو اس کو پہلے اس ناجی فرقہ کا تعین کرنا پڑے گا۔ ہم دیکھ لیں گے۔ ناجی فرقہ کا تعین کرنے کے لئے حکومت کے پاس کیا آلہ مقیاس الاسلام ہے۔ اس صورت میں حکومت تمام انکار کرنے والوں کو خواہ اقلیت قرار دے دے یا قتل کرادے اس کو اختیار ہے۔ اور اگر حکومت ناجی فرقہ کا تعین نہیں کرسکتی تو از روئے اسلام اس کا کیا حق ہے۔ کہ کسی فرقہ کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے غیر مسلم اقلیت قرار دے؟ ذرا ہمیں بھی یہ منطق سمجھا دی جائے

اور اگر حکومت از روئے اسلام نہیں بلکہ محض احراریوں اور زیادہ سے زیادہ عوام کی ہلڑبازی اور غوغا آرائی کی بناء پر احمدیوں کو اقلیت قرار دینا چاہتی ہے تو پھر خدا کے لئے اسلام کا نام بیچ میں نہ لائیے۔ اور "ختم نبوت" کو جو سراسر اسلامی مسئلہ ہے آڑ نہ بنائیے۔ اور حکومت سے، کہیئے کہ صاف صاف یہ اعلان کردے کہ پاکستان کے ڈکٹیٹر احراری لیڈر اور روزنامہ زمیندار کا مسئول اختر علی خان ہیں ہم کچھ نہیں کرسکتے۔

آخر احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کے لئے حکومت کو کوئی نہ کوئی واضح موقف تو اختیار کرنا پڑے گا۔

یا اسلام! یا ہلڑبازی!

باقی اس ضمن میں جو کچھ ادارہ آفاق نے فرمایا ہے۔ مندرجہ بالا سطور پر غور کرنے سے اس کا جواب معلوم ہوسکتا ہے۔ البتہ یہ جو ادارہ آفاق نے فرمایا ہے کہ

"بسا اوقات قادیانیوں کے ساتھ شیعہ سنی اور دوسرے فرقوں کی مثال دی جاتی ہے۔ اول تو ان فرقوں کا ہر فرد یا ان کی اکثریت بھی دوسرے فرقوں کو کافر نہیں کہتی۔ صرف خاص خاص فرقوں کے خاص علماء دوسروں کے صاف کفر کے فتوے دیا کرتے ہیں پھر یہ خاص علماء بھی مجرد کسی فرقہ سے متعلق ہونے پر کفر کا فتوے نہیں دیا کرتے۔ بلکہ کسی خاص عقیدہ کی مبالغہ آمیز صورت پر کفر کا فتوے دیتے ہیں۔ برخلاف اس کے "مسلمانوں اور قادیانیوں کا اختلاف ان دونوں فرقوں کے علماء کا اختلاف نہیں بلکہ ہر مسلمان قادیانیوں کو اسلام سے خارج مانتا ہے۔ اور ہر قادیانی مسلمانوں کو کافر کہتا ہے۔"

(آفاق ۵ رجولائی ۱۹۵۲ء)

یہ امتیاز سراسر قیاس ہے۔ آپ ہر شیعہ سے پوچھ کر دیکھ لیں۔ وہ یہی کہے گا کہ حضرت علیؓ کو بلافصل خلیفہ نہ ماننے والے کافر و مرتد ہیں۔ الغرض ادارہ آفاق کا یہ سارے کا سارا نظریہ سراسر بے بنیاد امتیازات پر مبنی ہے۔ اور کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

دوسری بے بنیاد بات جو ادارہ آفاق نے فرمائی ہے یہ ہے کہ "قادیانی جدا اقلیت ہی نہیں جدا سلطنت بھی ہیں"۔ اگر ایک منظم جماعت کو الگ سلطنت کہا جاسکتا ہے۔ تو پھر انجمن حمایت اسلام بھی ایک الگ سلطنت ہے۔ برنگر مشین کمپنی بھی ایک سلطنت ہے۔ ہر منظم مذہبی یا تجارتی ادارہ ایک الگ سلطنت ہے۔ ملک میں کتنی تنظیمیں ہیں۔ جو اس اصول کے مطابق سب کی سب الگ سلطنت بن جاتی ہیں ہر سیاسی پارٹی ایک الگ سلطنت ہے۔ کیونکہ اس کا صدر سیکرٹری، اور دیگر عہدہ دار ہوتے ہیں۔ اور ہاں آغاخانیوں کے متعلق کیا خیال ہے؟ آخر کیا وجہ ہے کہ ان سے آپ کچھ نہیں کہتے اور کیا وجہ ہے کہ

برق گرتی ہے تو بے چارے مسلمانوں پر

ہم ادارہ آفاق کی معلومات میں اضافہ کے لئے واضح کرنا چاہتے ہیں۔ کہ احمدیوں کا اعتقاد جو جزو ایمان ہے یہ ہے۔ کہ قانوناً قائم شدہ حکومت کی وفاداری جس میں احمدی رہتے ہوں لازمی ہے اور یہ اعتقاد قرآن و حدیث کے اصولوں پر مبنی ہے۔ جس کے خلاف امام تو کیا نبی اللہ بھی کوئی حکم نہیں دے سکتا۔ اس لئے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا کہ حکومت اور امام جماعت احمدیہ کے احکام آپس میں ٹکرا سکتے ہیں۔ اب تو حضور پاکستان میں رہتے ہیں۔ اگر وہ کسی اور غیر ملک میں بھی رہتے ہوں تو پاکستان کے احمدی انشاء اللہ اس اسلامی اصول پر قائم رہیں گے۔ ان کا امام اس اسلامی اصول کی خلاف ورزی کی انہیں کبھی اجازت نہیں دے گا۔

ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ ایسی قیاسی باتوں پر انحصار کرکے ادارہ آفاق کس طرح وہ حکم لگا رہا ہے جو عقل مند کے نزدیک طفلانہ ہے۔

تیسری عجیب وغریب بات جو آفاق نے فرمائی ہے یہ ہے کہ احمدی ملک بھی جدا چاہتے ہیں۔ اس بات کو ثابت کرنے کے لئے ادارہ لکھتا ہے۔

مشترکہ ہندوستان میں انہوں نے قادیان پر قبضہ کر رکھا تھا۔ جہاں کسی مسلمان کو رہائش کی اجازت نہ تھی۔

یہ ہے ادارہ آفاق کا مبلغ علم۔ اگر کسی احراری سے بھی پوچھتے وہ بھی اس کی تردید کردیتا افسوس ہے کہ اتنی وسیع معلومات رکھنے والے اخبار نویس ہیں جو مطالبہ اقلیت کی حمایت فرما رہے ہیں۔

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد

اگر قادیان میں غیر از جماعت مسلمان نہیں تھے تو احراریوں نے اپنی مسجد کہاں بنائی ہوئی تھی اور دارالعلوم کہاں کھولا ہوا تھا۔ جس میں ان کا مبلغ درس و تدریس دیا کرتا تھا "ربوہ" کی بستی بسانا بھی عجیب جرم ہے۔ احمدی مہاجرین کو اگر ایک جگہ بسا دینے کے لئے الگ بستی بنائی گئی ہے۔ تو اس کو دارالحکومت فرمانا کس منطق سے درست ہے۔ خود حکومت نے مہاجرین کی آبادکاری میں اس امر کا خیال رکھا تھا۔ کہ ایک گاؤں یا کنبہ یا علاقہ کے لوگوں کو حتی الوسع ایک گاؤں یا ایک علاقہ میں بسایا جائے۔ اگر احمدیوں نے حکومت کو تکلیف دینے کی بجائے خود ایسا کرلیا تو اس میں کیا ظلم ہے۔

چوتھا الزام جو ادارہ آفاق نے لگایا ہے یہ ہے کہ احمدی پاکستان سے زیادہ قادیان کے وفادار ہیں۔ ادارہ آفاق کو اتنا بھی احساس نہیں کہ ہر چیز کی محبت اپنی اپنی جگہ ہوتی ہے۔ دو چیزوں کی محبت کا باہم مقابلہ جائز نہیں ہوتا۔ جہاں تک پاکستانی احمدیوں کی پاکستان سے بطور اپنے وطن کے محبت ہے۔ وہ کسی پاکستانی سے کم نہیں۔ اور جہاں تک اپنے مقدس مقامات کی محبت کا تعلق ہے۔ وہ بھی ویسی ہی ہے جیسی کہ ہونی چاہیئے۔ چونکہ احمدیوں کو قادیان سے بطور ایک اپنے مقدس مقام کے محبت ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہم اپنے وطن سے کما حقہ محبت نہیں کرتے۔ جس طرح ہماری مکہ اور مدینہ اور بیت المقدس کی محبت وطن کی محبت کے منافی نہیں ہے۔ اسی طرح قادیان کی محبت وطن کی محبت کے منافی نہیں ہے۔

ایک معمولی سمجھدار آدمی بھی یہ بات آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ افسوس کہ ایک مقتدر اخبار کا ادارہ ایسے بچوں کے سے اعتراضات کرنے سے نہیں ہچکچاتا۔ حالانکہ ہم سب کا وطن پاکستان ہے عرب نہیں۔ لیکن کیا ہم روز یہ گیت نہیں گاتے۔

مرے مولا بلالو مدینہ مجھے

کیا اس سے یہ لازم آتا ہے۔ کہ ہمیں پاکستان سے بطور وطن کے محبت نہیں؟

حضرت ام المومنین نوراللہ مرقدھا کا جو واقعہ آپ نے حوالہ میں پیش کیا ہے معلوم نہیں اس میں کونسی بات ہے۔ جس نے آپ کو یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور کیا ہے۔ کہ ہم پاکستان سے بطور اپنے وطن کے محبت نہیں کرتے۔ مقدس مقام تو ہوتا ہی وہ ہے۔ جس کو دوسرے مقامات پر ترجیح دی جاتی ہے۔ یہ ایک انفرادی معاملہ ہے۔ اس کو سیاسیات میں گھسیٹنا جائز نہیں ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو ہم اپنا امام مانتے ہیں۔ ان کی پیدائش کی جگہ آخر کس منطق کے رو سے دوسرے مقامات سے ہمارے لئے قابل ترجیح نہیں ہونی چاہیئے؟ لیکن اس کے یہ معنے لینا کہ ہم پاکستان سے بطور اپنے وطن کے محبت نہیں کرتے پرلے درجہ کی بے سمجھی ہے۔ (باقی)

ماہوار تبلیغی رپورٹیں جلد بھجوائیں

جملہ سیکرٹریان تبلیغ مہربانی فرماکر ماہ جون کی تبلیغی رپورٹیں دس تاریخ سے قبل نظارت ہذا میں بھیجکر ممنون فرمائیں۔ امراء و صدر صاحبان اس بات کی نگرانی فرمائیں۔ کہ ان کی جماعت کی رپورٹ وقت مقررہ کے اندر مرکز کو بھجوا دی گئی ہے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

اعلان

جماعت احمدیہ لاہور کے مرکزی دفتر میں ایک ہوشیار کلرک کی فوری ضرورت ہے۔ جو انٹرنس پاس یا مولوی فاضل ہو۔ تنخواہ و الاؤنس صدر انجمن احمدیہ (پاکستان) ربوہ کے منظور کردہ سکیل کے مطابق ہوں گے۔ پنشن یافتہ اصحاب بھی اس آسامی کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔

صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ عرضی ۱۵/۷/۵۲ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے۔

افسر انچارج دفتر جماعت احمدیہ ۱۲ ٹمپل روڈ لاہور

میرے والد صاحب محترم

(از مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور)

احباب کی نظر میں | مکرم والد صاحب محترم کی وفات پر تعزیت کے بڑی کثرت کے ساتھ خطوط آئے ہیں۔ ان میں حضرت والد صاحب کے متعلق بہت سی صفات کا ذکر ہے۔ جو یقیناً ان کی وفات کے بعد ایک بے لوث رہنما ہے۔

ملازمت سرکاری میں افسران کے ریمارک بھی متفقہ طور پر ہے۔ کہ نہایت دیانت دار، قابل اعتماد۔ محکمہ نہر میں رشوت نہ لینے والے بطور مثال تھے۔

ذاتی دلچسپیاں | تبلیغ کا خاص شوق تھا اور تبلیغ کا رنگ نہایت ہمدردانہ ہوتا تھا۔ جو اثر کئے بغیر نہیں رہتا تھا چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کے ذریعہ سے کئی خاندانوں میں احمدیت داخل ہوئی۔ جس جگہ ملازمت کے دوران میں گئے۔ عموماً پریذیڈنٹ یا امیر جماعت مقرر ہوتے رہے۔ اور جماعت کے قیام اور تنظیم میں خاص حصہ لیا۔

چونکہ خوشخط تھا اس لئے جہاں بھی ملازمت میں مقرر ہوئے۔ فائلوں اور ریکارڈ کو درست کرکے ہیڈ نگ خوشخط لکھ کر ریکارڈ کو سجا دیتے تھے۔ صرف یہی نہیں بلکہ احمدیوں اور غیر احمدیوں کی مساجد پر بھی آیات قرآنی خوشخط لکھیں۔ اور کئی لوگوں کو یہ فن سکھایا۔

جلسہ سالانہ اور مجلس مشاورت کی ہر تقریر ساری کی ساری کو مختصراً قلمبند کرنے کا شوق تھا۔ اور دوسرے واقعہ پر خاص خاص تقاریر کو صاف خط میں بہت جلدی جلدی لکھ سکنے کی مشق تھی۔ اور ہر ایک اہم واقعہ کو ریکارڈ کرنے کا شوق تھا چنانچہ جن خوابوں کی وجہ سے احمدیت کی توفیق ملی۔ وہ مفصل طور پر کتاب بشارات رحمانیہ شائع کردہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر میں درج ہیں۔

قادیان میں شیخ احمد اللہ صاحب مرحوم نے ابناء فارس نام کی ایک انجمن قائم کی تھی۔ جس کے اجلاس منعقد ہوا کرتے تھے۔ مکرم شیخ صاحب کو کچھ عرصہ کے لئے باہر جانا پڑا تو انہوں نے مکرم والد صاحب کو کہا کہ آپ اس پروگرام کو جاری رکھیں۔ چنانچہ اس خیال سے صاحبزادگان کی خدمت کا موقع ملے گا۔ مکرم والد صاحب اس کے اجلاس کرتے رہے اور اس کام کو جاری رکھنے میں بہت خوشی محسوس کرتے تھے۔

دوران ملازمت میں حسن کارکردگی اور منصفانہ کاروائی کی وجہ سے اپنے حلقہ کارکنان میں خاص عزت رکھتے تھے چنانچہ کئی سال تک پنجاب کے منشیوں کی انجمن کے صدر رہے۔ بلکہ ریٹائر ہونے کے بعد بھی انجمن منشیان پنجاب کی خواہش تھی کہ آپ ہی صدر رہیں۔ لیکن چونکہ اس کے اجلاس اکثر چھٹیوں میں ہوتے تھے۔ اور اس وجہ سے مشاورت میں شامل ہو سکتے تھے۔ اس لئے اس کام سے معذوری کا اظہار کیا۔

ملازمت سے فراغت کے بعد قادیان آ گئے۔ تو اپنے آپ کو بطور پنشنر وقف زندگی پیش کیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان کے لئے سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ دار الصناعت کے طور پر کام کرنا پسند فرمایا۔ ابتداً چھ ماہ تک بلا معاوضہ کام کیا۔ بعد میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے از خود ان کے لئے الاؤنس مقرر فرمایا۔ اور جب دار الصناعت کا کام ختم ہوا۔ تو خود ہی حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں اطلاع دی۔ کہ اب جبکہ ان کے سپرد کوئی کام نہیں ہے بغیر کام کے سلسلہ کے لئے بوجھ بننا پسند نہیں۔ حضور پسند فرمائیں۔ تو ان کو فارغ فرمائیں۔ اس وقت چونکہ مکرم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال کو پرسنل کلرک کے طور پر کسی موزوں شخص کی ضرورت تھی۔ انہوں نے حضور ایدہ اللہ بنصرہ سے درخواست کرکے مکرم والد صاحب کے لئے منظوری حاصل کر لی۔ اور مکرم والد صاحب نے کافی عرصہ تک دفتر بیت المال میں کام کیا۔

بچپن میں اپنے بچوں کو عام کہانیوں کی بجائے قرآن کریم میں انبیاء کے واقعات کہانی کے طور پر بڑے دلچسپ پیرایہ میں سنایا کرتے تھے۔ اس طرح سے ہمارے ذہن میں وہ واقعات کہانی کے رنگ میں نقش ہو گئے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ سے تعلق

ابتداءً کچھ اس وجہ سے کہ مکرم والد صاحب کو بھیرہ کے علاقہ میں کافی عرصہ ملازمت کرنی پڑی اور خود علمی شوق بھی تھا۔ احمدیت میں داخل ہونے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ سے خاص محبت تھی چنانچہ ایک قلمی کتاب بھی مکرم والد صاحب نے حضور کے لئے لکھی۔ غالباً اس کا نام فوز الکبیر ہے۔ یہ کتاب اب بھی مرکزی لائبریری میں موجود ہے۔ مکرم والد صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب بھی وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول سے ملتے تھے۔ تو حضور فرمایا کرتے تھے کہ مولوی صاحب جب بھی آپ کی قلمی کتاب دیکھتا ہوں بے اختیار آپ کے لئے دعا نکلتی ہے۔

اس تعلق کے ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی ایک تحریر جو مکرم والد صاحب نے سنبھال کر خاص کاغذات میں رکھی ہوئی تھی۔ جسے حضرت مولوی صاحبؓ نے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے نام لکھا۔ جب کہ مکرم والد صاحب نے حضور سے درخواست کی تھی۔ کہ ان کے چچا صاحب کی آنکھوں کا اپریشن کرانا ہے۔ لہٰذا ڈاکٹر صاحب کی طرف سفارشی چٹھی لکھ دیں۔ جس پر حضور نے یہ چٹھی لکھ دی۔

عزیز مکرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ محمد عبد اللہ بہت مخلص آدمی ہے مجھے سپارش کے لئے ہیں۔ اشفعوا تؤجروا پر عمل کرکے اس کے چچا صاحب کے لئے سفارش کرتا ہوں۔ والسلام

(نور الدین ۱۹ مارچ ۱۹۱۱ء)

تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قادیان سے نکلنے کے موقعہ پر مکرم والد صاحب نے جس خاص چیز کو بطور تبرک اپنے پاس رکھا۔ وہ دو تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہیں جو ان کے پاس تھیں

پہلی چٹھی غالباً ۱۹۰۵ء کی ہے۔ جب کہ آپ دستی بیعت کے لئے قادیان گئے تھے۔

دوسری چٹھی مکرم والد صاحب نے امۃ الرحمٰن صاحبہ ہمشیرہ مکرم قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی سے حاصل کی تھی۔ جو ایک خط ہے۔ جو حضور علیہ السلام نے ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کو لاہور تحریر فرمایا تھا۔ تاریخ تحریر کا علم رقعہ سے نہیں ہو سکا

(۱)

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اجازت ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کے تردداتِ معاش دور کرے اور ہر طرح سے کامیابی نصیب کرے۔ آمین۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام

(خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ)

مکرم والد صاحب کی یہ عادت تھی کہ جہاں تک ممکن ہو کام اپنے ہاتھ سے خود کرتے تھے۔ بغیر اشد ضرورت کے کسی کو نہیں کہتے تھے۔ اور یہی تمنا رکھتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ کسی وقت بھی کسی بندے کا محتاج نہ کرے۔ خود اپنا ہی محتاج رکھے۔ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ وفات بھی ایسے رنگ میں اس طریق پر ہوئی ہے۔ کہ کسی انسان سے کسی قسم کی خدمت نہیں لی۔ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے ان کی اس خواہش کو بھی پورا فرمایا۔

چندہ جلسہ سالانہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاص مقصد کے ماتحت جلسہ سالانہ کا اجراء فرمایا تھا اور اسی وجہ سے یہ جلسہ ہر سال مرکز میں ہوتا ہے، احباب جماعت کے مشورہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے اخراجات چلانے کے لئے اس امر کی اجازت مرحمت فرمائی ہوئی ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کو ہر فرد سے جس کی کچھ نہ کچھ آمد ہو۔ اس کی ایکماہ کی آمد کا دس فیصدی بطور چندہ جلسہ سالانہ وصول کرے۔ نظارت بیت المال کی طرف سے اس بارے میں گاہے بگاہے احباب کو متوجہ کیا جاتا ہے بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن پھر بھی نظارت بیت المال کے کارکنان پر یہ اثر ہے۔ کہ ہر فرد اپنے ذمہ کا پورا چندہ ادا نہیں کرتا ہے۔ حالانکہ یہ چندہ بھی ویسے ہی فرضی چندہ ہے جیسے چندہ علم یا حصہ آمد بہر حال احباب جماعت کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا التماس ہے کہ وہ اس سال اپنے چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کیلئے ابھی سے کوشش فرمائیں۔ بہتر ہو۔ کہ جو رقم ان کے ذمہ آتی ہے۔ ابھی سے ماہ بماہ باقساط ادا کرنے لگ جائیں۔ اس سے ایک فائدہ یہ ہوگا۔ کہ ہر ماہ تھوڑی رقم دینے سے مالی لحاظ سے زیادہ بوجھ محسوس نہیں ہوگا۔ امید ہے مقامی عہدیداران مال اسکے مطابق مقامی حالات کے پیش نظر چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کا انتظام ابھی سے شروع کر دینگے۔

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

یہ چند روزہ زندگی اگر خدا کے سپرد کرکے گذاری جائے تو کیا ہی لطف اور اطمینان کی زندگی گذرے۔ آج یہ درد اور صرف اور صرف احمدیت نے ہی کھولا ہے۔ کہ دین کی خدمت کے لئے زندگی وقف کی جائے۔ اور پھر واقفین کو سلسلہ خود ان کے مناسب حال کام سپرد کرکے ان کے لئے خدمت دین کے مواقعہ میسر کرے۔ وقف وہ نعمت ہے۔ جو نعمائے جنت کے حصول کے لئے بہترین وسیلہ ہے یہ دولت لینے کے قابل ہے۔ اگرچہ کئی مشکلات کی گھاٹیوں میں سے گذرنا پڑے

(وکیل الدیوان)

ایک مفید کام

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایسی ہدایات جو حضور نے بعض احباب کو اپنے ہاتھ سے لکھ کر دی ہیں۔ خواہ وہ تبلیغ کے متعلق ہیں۔ یا اخلاقی اور روحانی ترقی کے متعلق ایک بیش قیمت خزانہ ہیں۔ ضرورت ہے کہ ایسی ہدایات کو جمع کرکے احباب جماعت کے سامنے لایا جائے۔ خاکسار نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے ایسی ہدایات کو جمع کرنا شروع کر دیا ہے جن احباب کے پاس تحریری ہدایات ہوں۔ وہ ازراہ کرم حضور کی اصل تحریر یا مصدقہ نقل خاکسار کو بھجوا دیں۔ اور اپنے مکمل پتہ سے بھی مطلع فرمائیں۔ (عبد الحمید آصف ربوہ ضلع جھنگ)

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ عموماً بیمار رہتی ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد حمید احمد نعیم جماعت ششم لاہور)

مکہ یا کعبہ گھومنے کی ساکھی اور سکھ لٹریچر

(۳)

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی امرتسری)

بابا نانک صاحب نے پاؤں کس طرف کئے تھے

اس ساکھی کے غلط اور فرضی ہونے کا ایک یہ بھی بڑا ثبوت ہے کہ اس سے متعلق سکھ ودوانوں کے خیالات میں بہت بڑا تضاد پایا جاتا ہے۔ اور بابا صاحب نے پاؤں کس طرف کئے تھے؟ اس سے متعلق بھی ان کے مختلف خیالات ہیں۔ جنم ساکھی بھائی بالا کے ایک ایڈیشن میں یہ مرقوم ہے کہ آپ نے رات کو سوتے وقت مکہ کی طرف پاؤں کئے تھے (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۳۱ مطبوعہ ۴۲۸ نانک شاہی)

لیکن ملاں جیون نے یہ کہا ہے کہ آپ قبلہ کی طرف رُخ کر کے سوئے ہیں (ملاحظہ ہو جنم ساکھی ص۱۳۱) اس سے یہ ثابت ہوا کہ سکھوں کے فرضی معتبر گواہ عالی جناب ملاں جیون جی مہاراج کو (جو بقول ڈاکٹر ویر سنگھ صاحب ایک ہندی مسلمان تھے اور مکہ معظمہ میں سکونت پذیر تھے (ملاحظہ ہو نانک پرکاش سمیادت ص۴۲۷) اتنا بھی علم نہ تھا کہ مکہ کسے کہتے ہیں اور کعبہ کس کا نام ہے۔ ہر ایک واقف کار اس سے آگاہ ہوگا کہ مکہ معظمہ ایک شہر ہے اور کعبہ اس شہر میں ہم مسلمانوں کا مرکزی مکان اور قبلہ ہے۔ یہ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ اور ان کا آپس میں وہی تعلق ہے جو امرتسر شہر اور دربار صاحب کا ہے۔ بابا صاحب کا مکہ کی طرف پاؤں کر کے سونا بھی ایک عجیب بات ہے۔ کیونکہ بابا صاحب جب مکہ میں جا کر رات کو سوئے تو آپ کے پاؤں کی طرف شہر کا کوئی نہ کوئی حصہ ہوتا تو ایک قدرتی بات تھی۔ اگر تو بابا صاحب اس سے پہلے آسمان کی طرف پاؤں کر کے سویا کرتے تھے یا کھڑے کھڑے رات گذار لیا کرتے تھے تب تو فی الواقعہ یہ بات ان کے معمول کے خلاف ہوگی اور حیرانی کی بات تصور ہوگی کہ بابا صاحب نے مکہ معظمہ میں جا کر اپنی عادت کے خلاف فعل کیا۔

اس کے علاوہ اور بھی کئی سکھ مؤرخین نے اس سے متعلق الگ الگ اور ایک دوسرے کے خلاف باتیں بیان کی ہیں۔ چنانچہ سکھ مؤرخ گیانی گیان سنگھ صاحب بیان کرتے ہیں کہ بابا صاحب کعبہ کی طرف پاؤں کر کے سوئے تھے (ملاحظہ ہو تواریخ گورو خالصہ ص۲۶۶ و پنتھ پرکاش بسرام ۵ ص۵۱) لیکن یہی صاحب ایک اور جگہ بابا صاحب کا مکہ کی طرف پاؤں کر کے سونا بیان کرتے ہیں (ملاحظہ ہو تواریخ گورو خالصہ اردو ص۱۴۷) ممکن ہے کہ کوئی صاحب یہ کہہ دیں۔ کہ گیانی صاحب موصوف مکہ اور کعبہ کو ایک ہی تصور کرتے تھے انہیں ان دونوں کا فرق معلوم نہ تھا۔ لیکن یہ بات بھی نہیں ہے۔ گیانی صاحب ان دونوں کے فرق سے بخوبی آگاہ تھے۔ چنانچہ ان کا اپنا ہی ارشاد ہے۔

"کعبہ عرب کے مکہ شہر میں مسلمانوں کا قابل احترام قبلہ ہے۔"

(ترجمہ از تواریخ گورو خالصہ ص۲۰۰ حاشیہ)

اس کے علاوہ بعض قوموں نے بابا صاحب کا مکہ معظمہ کی طرف پاؤں کر کے سونا بیان کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۸۵ چھاپہ پتھر چھوٹی اتہاس گورو خالصہ ہندی ص۱۲۵ و جنم ساکھی اردو ص۱۲۶ و جنم ساکھی ولایت والی ص۲۴۲ و گورمت اتہاس گورو خالصہ ص۲۳ وغیرہ) مگر بعض کے نزدیک بابا صاحب کعبہ یا "قبلہ" کی طرف پاؤں کر کے سوئے تھے۔ (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا اردو ص۱۴۹ و چھوٹی جنم ساکھی ص۱۰۲ و نانک پربودھ ص۲۲۱۔ دس گورو جوت پرکاش ص۲۷ و جگت پردیپ ص۲ ص۵۴ و سوانح عمری گورو نانک دیو جی ص۶۱ و رسالہ امرت نومبر ۱۹۳۶ء ص۲۵) بھائی گورداس اور بھائی منی سنگھ کے نزدیک بابا صاحب نے اپنے پاؤں "محراب" کی طرف کئے تھے (ارتھم پوڑی ۳۲ اور جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص۳۵۴) کئی سکھ ودوانوں نے "محراب" کے معنے مکہ کئے ہیں۔ (ملاحظہ ہو واراں بھائی گورداس ٹیک گیانی ہزارہ سنگھ ص۳۳ و پریا واراں بھائی گورداس شائع کردہ بھائی بوٹا سنگھ پرتاپ سنگھ ص۲) معلوم نہیں کہ "محراب" کے معنے کس لغت میں مکہ کے ہیں۔ سردار بہادر کاہن سنگھ نابھہ نے محراب کے معنے مندرجہ ذیل بیان کئے ہیں۔

"مسجد کا وہ ڈاٹ جو مکہ کی طرف ہوتا ہے جس کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھی جاتی ہے۔" (انسائیکلوپیڈیا آف دی سکھ لٹریچر ص۲۹۰۱)

پس محراب تو مساجد میں ہوتا ہے۔ جہاں کھڑے ہو کر امام الصلوٰۃ نماز پڑھاتا ہے۔ اور اس کا رخ مکہ کی طرف نہیں۔ بلکہ قبلہ کی طرف ہوتا ہے۔ بعض کے بیان کے مطابق بابا صاحب نے "رسول کے مندر" کی طرف پاؤں کئے تھے۔ (نانک پرکاش پوربارد ادھیائے ۵۸ انک ۱۷) اور کسی نے یہ لکھا ہے۔ کہ آپ نے "خدا کے گھر" کی طرف پاؤں کئے تھے (ملاحظہ ہو مختصر و مکمل تواریخ گورو خالصہ اردو ص۵۷) ایسے سکھ مورخین بھی موجود ہیں۔ جن کے قول کے مطابق بابا صاحب "مکہ کے مندر" کی طرف پاؤں کر کے سوئے تھے۔ (ملاحظہ ہو تواریخ گورو خالصہ پنتھ ص۱۳۳ و اتہاس سکھ گورو صاحبان ص۹۷)

کوی کے پریم سنگھ نے بابا صاحب کا "دھول" کی طرف پاؤں کر کے سونا بیان کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو گورپور پرکاش محل امنذر ۵۷ ص۱۵۶) بابا گنیش سنگھ کی تحریر کے مطابق بابا صاحب نے مکہ کسی "نگر" یا "مندر" کی طرف پاؤں کئے تھے۔ (ملاحظہ ہو گورو نانک سُور جودھ جنم ساکھی ص۲۲۲) لالہ گھنیا لال صاحب نے سکھوں کے دباؤ پر تاریخ پنجاب کے تیسرے ایڈیشن میں بابا صاحب کا "حجرہ" کی طرف پاؤں کر کے سونا لکھ دیا ہے۔ (تاریخ پنجاب ص[illegible]) پہلے ایڈیشنوں میں یہ بات درج نہیں ہے۔

اس وقت تک جنم ساکھی بھائی بالا میں جو کچھ اس ساکھی کے متعلق داخل کیا گیا ہے اگر اس پر یک جائی نظر ڈالی جائے۔ تو اس ساکھی کی اور بھی مضحکہ خیز پوزیشن واضح ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس کے ایک ایڈیشن میں مرقوم ہے۔ کہ قاضی رکن دین نے ظہر کی نماز کے وقت بابا صاحب کو مکہ کی طرف پاؤں پھیلائے سوتے دیکھا تھا۔ (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا چھاپہ پتھر مطبوعہ مفید عام پریس لاہور ص۱۸۵) لیکن دوسرے ایڈیشن سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ملاں جیون نے صبح کی نماز اور اذان سے بھی پہلے جبکہ پہر رات ابھی باقی تھی۔ کعبہ کی طرف پاؤں کئے سوئے دیکھا تھا (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا مطبوعہ مفید عام پریس لاہور چھاپہ ٹائپ ص۱۳۲) ایک ایڈیشن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ملاں جیون نے غصہ سے آپ کی کمر میں لات ماری تھی (ملاحظہ ہو جنم ساکھی چھاپہ ٹائپ ص۱۳۱) اور دوسرے ایڈیشن میں لکھا ہے۔ کہ قاضی رکن دین نے صرف زبانی عرض کیا تھا (یعنی لات نہیں ماری تھی) (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا چھاپہ پتھر ص۱۸۵) ایک ایڈیشن میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ جب بابا جی کے پاؤں سے مکہ سامنے پھر گیا۔ تو ملاں جیون نے تازیانہ پکڑ کر پیٹنا شروع کر دیا۔ (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۳۲) اور دوسرے میں مذکور ہے۔ کہ قاضی رکن دین نے بابا صاحب کے قدم چوم لئے تھے۔ (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا چھاپہ پتھر ص۱۸۵) ایک ایڈیشن بتاتا ہے۔ کہ بابا صاحب مکہ کی طرف پاؤں کر کے سوئے تھے (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا چھاپہ پتھر ص۱۹۵) دوسرے ایڈیشن سے بابا صاحب کا قبلہ کی طرف پاؤں کر کے سونا واضح ہوتا ہے۔ (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا چھاپہ ٹائپ ص۱۳۲) اس کے علاوہ ایک ایڈیشن میں یہ بھی مرقوم ہے۔ کہ بابا صاحب نے قبلہ کی طرف پاؤں کا ہو جانا اپنی غلطی تسلیم کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا چھاپہ ٹائپ ص۱۳۲) ان تمام باتوں سے اس امر پر روشنی پڑتی ہے۔ کہ مکہ یا کعبہ گھومنے کی ساکھی بالکل بے بنیاد ہے۔ اور جنم ساکھی بھائی بالا کے مختلف ایڈیشنوں میں اس سے متعلق متضاد باتوں کا پایا جانا دروغ گو را حافظہ نباشد کا مصداق ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنم ساکھی کے اس قسم کے متضاد بیانات کے پیش نظر فرمایا ہے:۔

"ان جنم ساکھیوں کے اکثر بیانات صرف غیر معقول ہی نہیں۔ بلکہ ان میں اس قدر تناقض ہے۔ اور اس قدر بعض بیانات بعض سے متناقض پائے جاتے ہیں۔ کہ ایک عقلمند کے لئے بجز اس کے کوئی چارہ نہیں کہ اس قصہ کو جو غیر معقول اور قرین قیاس باتوں سے متضاد ہے۔ پایۂ اعتبار سے ساقط کر دے۔"

(ست بچن ص۲۴)

سردار کرم سنگھ ہسٹورین کا بیان

"قربان جائیں ایسی جنم ساکھی کے مصنف کے اور صدقے ایسی جنم ساکھی کو ماننے والوں کے"

(ترجمہ از کتک کہ ساکہ ص۵۹)

جنم ساکھی بھائی بالا کے علاوہ دوسری سکھ کتب میں بھی اس ساکھی سے متعلق عجیب وغریب اور متضاد باتیں مرقوم ہیں۔ چنانچہ جنم ساکھی بھائی منی سنگھ میں مرقوم ہے۔ کہ بابا صاحب کے چرنوں سے مکہ کا محراب پھر گیا تھا۔ (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص۳۰۸) مکہ معظمہ ایک شہر کا نام ہے۔ (ملاحظہ ہو مہان کوش ص۲۸۱۱) اور محراب مسجدوں میں امام الصلوٰۃ کے کھڑے ہونے کی جگہ پر ہوتا ہے۔ (مہان کوش ص۲۹۰۱) معلوم نہیں۔ کہ بھائی جی کے نزدیک مکہ کا محراب پھرنے سے کیا مراد ہے؟ کسی کے نزدیک بابا صاحب نے اپنے چرنوں سے کعبہ گھما دیا تھا۔ (ملاحظہ ہو نانک پرکاش پوربارد ادھیائے ۵۸) بھائی سنتوکھ سنگھ صاحب نے اس بات کا کوئی ذکر نہیں کیا کہ یہ روایت انہوں نے کس کتاب سے نقل کی ہے۔ بھائی صاحب سے قبل کسی کتاب میں بھی کعبہ گھومنا مذکور نہیں۔ کعبہ ہم مسلمانوں کا قابل احترام قبلہ ہے۔ جس طرف رخ کر کے ہم مسلمان نماز ادا کرتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو مہان کوش ص۹۵۴) بعض ایسے سکھ مورخین بھی ہیں۔ جنہوں نے ایک صفحہ پر کعبہ گھومنا اور دوسرے صفحہ پر مکہ پھرنا بیان کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو گورپرکاش گرنتھ ص۱۵۶-۵۷) کسی نے یہ بیان کیا ہے۔ کہ بابا صاحب کے پاؤں سے مکہ کا مکان گھوم گیا تھا۔ (ملاحظہ ہو اتہاس گورو خالصہ ص۱۲۵ ہندی) مکہ ایک شہر ہے۔ اس میں ہزاروں مکان ہیں۔ معلوم نہیں مکان پھرنے سے کیا مراد ہے۔ کوئی بابا صاحب کے قدموں سے کھلے دروازوں کا بند ہو جانا اور بند دروازوں کا کھل جانا بیان کرتا ہے۔ (ملاحظہ ہو پراچین پنتھ پرکاش ص۱۵-۱۶) ایسی جنم ساکھیاں بھی ہیں۔ جن میں مذکور ہے کہ بابا صاحب کے پیر ہی گھوم کر

(باقی ص۷ پر)

مکہ یا کعبہ گھومنے کی ساکھی اور سکھ لٹریچر

بقیہ صفحہ

اس طرف ہو جاتے تھے۔ (ملاحظہ ہو جنم ساکھی اردو شائع کردہ بھائی دیا سنگھ کتب فروش مطبوعہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۷۱) گیانی گیان سنگھ کے نزدیک مکہ یا کعبہ گھوم جانا بھی درست ہے۔ اور نہیں گھومنا بھی صحیح ہے۔ چنانچہ آپ ان دونوں باتوں کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ کہ

"ہمارے خیال میں دونوں باتیں درست ہیں"

(ترجمہ از تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۲۶۶)

اس کے علاوہ گیانی صاحب نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ:۔

"قاضی۔ حاجی۔ مجاور سب جمع ہو گئے

اس (ملاں جیون) نے قرآن شریف کا حلف اٹھا کر کہا۔ کہ میں نے ان کے قدموں کے ساتھ کعبہ گھومتے دیکھا ہے۔" (ترجمہ از تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۲۶۶)

اگر فی الواقعہ کعبہ یا مکہ گھوم گیا تھا۔ تو سکھ صاحبان کے اس فرضی معتبر گواہ حضرت ملاں جیون صاحب کو حلف اٹھا کر شہادت دینے کی ضرورت نہ تھی، پھر تو لوگوں کو خود بخود معلوم ہو جانا چاہیئے تھا۔ کیونکہ مکہ یا کعبہ کا گھومنا ایک ہولناک زلزلہ سے کچھ کم نہیں ہو سکتا تھا۔ کیا کوئٹہ۔ بہار یا آسام وغیرہ کے زلزلوں سے متعلق کسی کو اس قسم کے حلف اٹھانے کی ضرورت پیش آئی ہے۔

ایک اور صاحب جو ایم۔ ایس۔ سی ہیں بیان کرتے ہیں کہ:۔

"مجاوروں نے غصہ سے ان کے قدم مبارک پکڑ کر دوسری طرف کر دیئے۔ شانِ الٰہی جس طرف وہ باباجی کے قدم پھیرتے تھے اس طرف ان کو مکہ شریف نظر آتا۔ یہ عجیب و غریب خبر ہوتے ہوتے وہاں کے قاضی تک جا پہنچی۔" (مختصر و مکمل تواریخ گورو خالصہ اردو صفحہ ۵۷)

سچ مچ یہ کتنی عجیب و غریب خبر ہے۔ کہ مکہ شہر میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو بابا صاحب کی کرامت سے چاروں طرف شہر نظر آ گیا۔ شاید پروفیسر سندر سنگھ صاحب ایم۔ ایس۔ سی کو کسی شہر کے درمیان بیٹھ کر چاروں طرف شہر نظر نہ آتا ہو۔ اور اس عجیب و غریب خبر کا ہوتے ہوتے شہر کے قاضی تک جا پہنچنا تو اور بھی شانِ الٰہی ہے۔ شاید اس سے قبل پروفیسر صاحب کے نزدیک مکہ شہر کے قاضی کو اس بات کا علم نہ ہو۔ کہ شہر کے درمیان بیٹھ کر جدھر بھی دیکھا جائے۔ شہر نظر آئے گا۔ ایک اور ایم۔ ایس۔ سی صاحب جن کا اسم گرامی سردار شیر سنگھ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ بابا صاحب نے مکہ کو گھما دیا تھا۔ اور کے پاس بیٹھ کر اس کرامت کو دیکھ رہے تھے۔ (ملاحظہ ہو چیو جگی جنم ساکھی صفحہ ۱۰۳) یہی صاحب اس سے قبل مکہ پھرنے سے مراد مکہ کے لوگوں کے دلوں کا پھرنا تسلیم کر چکے ہیں۔ (ملاحظہ ہو رسالہ امرت ستمبر ۱۹۳۹ء) ولایت والی جنم ساکھی میں بابا صاحب کے پاؤں کے ساتھ محراب کا منہ پھرنا بیان کیا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو ولایت والی جنم ساکھی صفحہ ۲۴۲) یہ کوئی پتہ نہیں دیا گیا۔ کہ وہ محراب کہاں واقع تھا؟ اور کہاں سے آپ نے اسے گھما دیا تھا۔ سکھوں کے مشہور و معروف بزرگ بھائی گورداس بابا صاحب کا حج والے مقام کی کسی مسجد میں رات کو محراب کی طرف پاؤں پھیلا کر سونا اور اپنے پاؤں سے مکہ کو گھما دینا لکھا ہے۔ (ملاحظہ ہو وار پہلی پوڑی ۳۲) اگر حج کے مقام سے مراد میدان عرفات لیا جائے۔ جہاں حج کی رسومات ادا کی جاتی ہیں۔ تو وہ مقام مکہ سے نو کوس کے فاصلہ پر ہے۔ (ملاحظہ ہو تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۲۶۶ و ناوال نے تھاوال دا کوش صفحہ ۳۱۹) اس طرح یہ کئی کوس کا سرکل بنتا ہے۔ اور اتنے بڑے سرکل کا گھوم جانا ایک بہت بڑے زلزلہ کے مترادف ہوگا۔ لیکن حیرت کی بات یہ ہے۔ کہ اس عظیم الشان زلزلہ کا ذکر صرف سکھوں کی محرف و مبدل کتب میں ہی ہے۔ دنیا کی کسی تاریخ میں اس کا کوئی نام و نشان نہیں۔ اگر بھائی گورداس کے اس قول

"بیٹھا جائے مسیت وچ جتھے حاجی حج گزاری"

میں مذکور مسجد سے مراد مسجد الحرام (بیت اللہ) لی جائے۔ تو پھر قابل غور بات یہ ہوگی۔ کہ وہاں عام مساجد کی طرح محراب نہیں ہیں۔ اس صورت میں بابا جا سُتا رات نوں ول محراب پائے پساری" بالکل غلط اور بے بنیاد بات ہوگی۔ اس کے علاوہ بیت اللہ کی چاردیواری کے اندر تو ہر طرف قبلہ شمار ہوتا ہے۔ کیونکہ قبلہ کا رخ تو بیت اللہ کی چاردیواری ہے۔ اور اندر جا کر کسی خاص سمت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی بنا پر رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے۔ فی کل قبلۃ من البیت (مسلم)

پس اگر بابا صاحب کعبہ کے اندر سوئے ہیں۔ تو کعبہ کے اندر چاروں طرف ہی کعبہ سمجھا جاتا ہے۔ اس صورت میں بھائی گورداس کا قول "ٹنگوں پکڑ گھسیٹیا پھریا مکہ کلا دکھا دی۔" بالکل بے تعلق بات ہو جاتی ہے۔ جنم ساکھی ولایت والی سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ بابا صاحب کسی ایسے مقام پر سوئے ہیں۔ جہاں ہر طرف قبلہ ہے۔ چنانچہ جب بابا صاحب کو اس طرح سونے سے روکا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔

"جت ول خدا ناتے کعبہ نہیں۔ تت ول
میرے پیر گھسیٹ چھڈ"

(جنم ساکھی ولایت والی صفحہ ۲۴۲)

یعنی جس طرف خدا اور کعبہ نہیں۔ اس طرف میرے پاؤں کر دو۔ (باقی)

بعض اہم اعمال صالحہ

جن پر ہر احمدی کو عمل کرنا چاہیئے

ہجرت سے قبل سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل نہایت اہم اعمال صالحہ کی تحریک فرمائی تھی۔ جماعت کے تمام بہن بھائیوں کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ ....

.... ان اہم اعمال صالحہ پر عمل پیرا ہونے کا اپنے دل میں عہد کریں۔ اور ان کو ہر حالت میں مدنظر رکھیں۔ وباللہ التوفیق۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر جو حضور کا آخری حج تھا، یہ وصیت فرمائی تھی۔ اِنَّ دماءکم واموالکم واعراضکم حرام علیکم کحرمۃ یومکم ھذا فی شھرکم ھذا فی بلدکم ھذا فلیبلغ الشاھد الغائب

ترجمہ:۔ تحقیق تمہارے خون اور تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں (یعنی ایک دوسرے کی جان و مال و عزت آپس میں اسی طرح حرام ہے) جیسے حج کے دن (یوم عرفہ) کو اس مہینہ (یعنی ماہ ذوالحجہ) اور اس شہر (یعنی مکہ معظمہ) میں حرمت حاصل ہے۔ پس حاضر اس وصیت کو غائب تک پہنچائے۔

(۲) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حلف الفضول کی تحریک فرمائی تھی۔ جس میں سات دن کے انعقاد کے بعد جماعت کے دوستوں کو اس میں شامل ہونے کی تحریک فرمائی۔ اور مندرجہ ذیل فرائض اس کے ارکان کے مقرر فرمائے۔

(۱) ہر مظلوم کی امداد کرنا

(۲) کسی احمدی سے قطع تعلق نہ کرنا خواہ کسی قدر ناراضگی ہی ہو (سوائے سلسلہ کے نظام کی پابندی کرتے ہوئے)

(۳) جو دوست دعوت کرے اس کی دعوت کو قبول کرنا۔

(۴) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی تھی کہ ہر احمدی ہر روز بلا ناغہ کسی وقت بارہ دفعہ سبحان اللّٰہ وبحمدہٖ سبحان اللّٰہ العظیم۔ اور بارہ دفعہ اللّٰھم صلّ علیٰ محمّد وعلیٰ آل محمّد وبارک وسلّم انک حمید مجید کا وظیفہ کرتا رہے۔

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں ان اعمال کے بجا لانے کی توفیق بخشے۔ آمین

(خاکسار (چوہدری) فیض احمد انسپکٹر بیت المال)

جن احباب کی قیمت اخبار ۱۰ اگست تک ختم ہے

وہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا کریں وی پی کا انتظار نہ کیا کریں۔ منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھجوانے میں آپ کو بھی فائدہ ہے۔ اور اس سے دفتر کو بھی سہولت ہوتی ہے۔ وی پی کا خرچ بچ جاتا ہے وی۔ پی کی رقم دیر سے دفتر میں پہنچتی ہے۔ اور کئی دفعہ رقم پھنس جاتی ہے۔ پھر وصولی میں بہت مشکل پڑ جاتی ہے۔ منی آرڈر کے ذریعہ رقم جلد پہنچ جاتی ہے۔ اور اخبار باقاعدہ جاری رکھا جا سکتا ہے۔

(منیجر الفضل)

ولادت

مورخہ ۱۰۔۱۵ رمضان المبارک کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو پہلا لڑکا عطا فرمایا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام محمد ثناء اللہ تجویز فرمایا۔

مولود خواجہ عبد الرحمٰن صاحب میر مرحوم (ریٹائرڈ) فارسٹ رینج آفیسر آف صوبہ کشمیر کا پوتا اور شیخ محمد صدیق صاحب کلاں آف کلکتہ کا نواسہ ہے۔

احباب مولود کی صحت درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں (خاکسار خواجہ محمد عبد اللہ سبحی ضلع سرگودھا)

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کو نہایت سخت تاکیدی فرمان

"مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے۔ کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ۔ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے"۔ (مسلم)

یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کے پتہ جات روانہ فرمائیے۔ ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

ڈان کے نمائندے کے خلاف اخراج کے احکام واپس لے لئے گئے

لنڈن ۵ رجولائی - فرانس کے وزیر داخلہ نے ڈان کے وقائع نگار پیرزادہ عنایت خاں کے خلاف فرانس سے نکل جانے کے احکام واپس لے لئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ اقدام برطانیہ اور فرانس کے سفارت خانوں اور فرانسیسی حکام کے درمیان بات چیت کے بعد کیا گیا ہے۔

فرانسیسی حکام نے بتایا کہ اخراج کا حکم اس بنا پر نہیں دیا گیا تھا کہ انہوں نے تیونس کی بابت اپنے اخبار کو بعض اطلاعات ارسال کی تھیں بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ مسٹر خان نے پولیس کی اجازت کے بغیر ایک سیاسی جلسے میں تقریر کی تھی۔ مگر بعد میں فرانسیسی حکام نے یہ فیصلہ کیا کہ معاملہ اسقدر سنگین نہیں کہ اخراج کا حکم دیا جائے۔ (اسٹار)

سوڈانی امور کیلئے مصری انڈر سیکرٹری

خرطوم ۵ رجولائی - سوڈان پریس ایجنسی نے یہ خبر شائع کی ہے کہ سوڈانی امداد کے لئے عنقریب ایک مصری انڈر سیکرٹری کا ہیڈ کوارٹر خرطوم میں ہوگا۔ (اسٹار)

شام میں ٹیلی ویژن

۱۵ جولائی - بیان کیا جاتا ہے کہ شام کے براڈکاسٹنگ سسٹم کے چیف انجینئر دمشق میں ٹیلی ویژن کا ایک سٹیشن قائم کرنے کے مسئلہ پر غور کر رہے ہیں۔ امریکہ اور یورپ سے باہر اپنی نوعیت کا یہ پہلا سٹیشن ہوگا۔

ریلوے کا ہوم نرسنگ کورس

کوئٹہ ۵ رجولائی - نارتھ ویسٹرن ریلوے کے حکام نے مقامی ریلوے ہسپتال میں خواتین کو ہوم نرسنگ کی تربیت دینے کا انتظام کیا ہے۔

چھ ماہ کا کورس ایک لیڈی ڈاکٹر مسز ظہیر الدین کرائیں گی۔ اس کے دوران میں بچوں کی غور و پرداخت، دوا پیمائی، گھریلو سائنس اور صفائی وغیرہ کی تربیت پر خاص زور دیا جائے گا۔ (اسٹار)

اردو کی حوصلہ افزائی

کراچی ۵ رجولائی - حکومت سندھ نے ۵۵،۸۷۰ روپے کی گرانٹ مڈل اور ثانوی مدارس کی امداد کیلئے اور پرائمری سکولوں کے لئے ۳۹۸، ۶۱ روپے کی امداد دی ہے۔ یہ امداد ان سکولوں کو دی گئی ہے جو گزشتہ تین برس سے اردو کی تعلیم دے رہے تھے۔ صوبہ میں ۵۰ پرائمری اردو سکول موجود ہیں۔ ان کے علاوہ ۹۶ سندھی سکولوں میں بھی اردو کی تعلیم کا انتظام ہے۔ (اسٹار)

امریکہ اور لبنان کا فنی معاہدہ

بیروت ۵ رجولائی - حال ہی میں امریکہ اور لبنان کے درمیان بیروت میں ایک فنی تعاون کا معاہدہ طے ہوا ہے۔ لبنان کی طرف سے وزیر اعظم سمیع الصالح نے اور امریکہ کی طرف سے بیروت میں امریکی سفیر مسٹر ہیرلڈ مائنز نے اس پر دستخط ثبت کئے۔ (اسٹار)

یوگوسلاویہ اسمبلی کے خاص اجلاس کے حق میں ہے

نیویارک ۵ رجولائی - یوگوسلاویہ نے تونس کے لئے خاص اسمبلی کے مطالبے کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ ہنڈوراس، پیراگوئے اور لکسمبرگ نے خاص اسمبلی بلانے کی مخالفت کی ہے۔ عرب ایشیائی بلاک کی طرف سے لاطینی امریکہ کے تمام ممالک کو برقئے ارسال کئے گئے ہیں۔ کہ خاص اسمبلی کے مطالبے کی حمایت کریں۔ اس کے علاوہ لابی میں بھی باقاعدہ کوشش جاری ہے۔ (اسٹار)

کوریا میں روس کے اخراجات

لنڈن ۵ رجولائی - گرافک ڈیلی کی خبر ہے کہ کوریا میں اقوام متحدہ کے عہدیداروں نے تخمینہ لگایا ہے۔ کہ کوریا کی جنگ میں روس ماہانہ تقریباً ۱۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ خرچ کر رہا ہے۔ (اسٹار)

جرمن وزیر مشرق وسطیٰ کے دورے پر

دمشق ۵ رجولائی - امور مشرق وسطیٰ کے جرمن وزیر آئندہ ماہ شام اور مشرق وسطیٰ کے دیگر ممالک کا دورہ کرنے والے ہیں۔ ان کے دورے کا اصل مقصد یہ ہے۔ کہ مغربی جرمنی اور دنیائے عرب کے درمیان تجارتی تبادلوں کے مسائل پر تبادلۂ خیالات کیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مغربی جرمنی کی حکومت کی طرف سے اختیار ہوگا۔ کہ اس بات چیت کو جاری رکھیں۔ جو اقتصادی معاہدے طے کرنے کی غرض سے مشرق وسطیٰ کے ممالک کے ساتھ شروع کی گئی تھی۔ (اسٹار)

اسرائیلی مقاطعہ کی کانفرنس

بغداد ۵ رجولائی - اسرائیل کے اقتصادی مقاطعہ کے عراقی بیورو کے انچارج مسٹر طاہر سلمان کو دعوت موصول ہوئی ہے۔ کہ ۱۴ر جولائی کو بیروت میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں شرکت کریں۔ کانفرنس میں مختلف ممالک کے افسر شرکت کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

بیروت ۵ رجولائی - لبنان نے برطانیہ، فرانس اور امریکہ کے نام ایک مراسلے میں درخواست کی ہے کہ مغربی جرمنی سے اسرائیل نے جس معاوضے کا مطالبہ کیا ہے۔ اسے فلسطین کے عرب مہاجرین کی آبادکاری اور بحالی پر خرچ کیا جائے۔ (اسٹار)

دولت مشترکہ کی اقتصادی کانفرنس نومبر میں ہوگی

لنڈن ۱۵ رجولائی - دولت مشترکہ کی اقتصادی کانفرنس منعقد کرنے کے لئے انتظامات شروع کر دیئے گئے ہیں ـــــ یہ کہنا کہ یہ کانفرنس وزرائے اعظم کی سطح پر ہوگی قبل از وقت ہے۔ اگرچہ دولت مشترکہ کے ارکان کی اکثریت کی یہ خواہش ہے کہ سٹرلنگ علاقوں میں اعتماد بحال رکھنے کے اقدامات تجویز کرنے اور دیگر دنیا کے ساتھ سٹرلنگ علاقوں سے اپنا توازن قائم رکھنے کی غرض سے جلد از جلد کانفرنس طلب کی جائے۔

دولت مشترکہ کے رابطہ دفاتر سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کانفرنس خواہ کسی سطح پر ہو اس کا انعقاد بہرحال نومبر میں ہوگا۔ (اسٹار)

پاکستان اور بھارت کے مزدوروں کے حالات کا جائزہ

برلن ۵ رجولائی - آزاد مزدور انجمنوں کی بین الاقوامی کنفیڈریشن متعلقہ ممالک کے ساتھ مل کر پاکستان بھارت اور دیگر ایشیائی ممالک کی کانوں اور زراعتی فارموں وغیرہ میں کام کرنے کے حالات کا جائزہ لینے کا پروگرام مرتب کر رہی ہے۔

صنعتی حالات کا جائزہ لینے کے سلسلے میں یہ پہلا دورہ ہوگا۔ غالباً دونوں صنعتوں کے لئے الگ الگ تحقیقاتی کمیشن ہوں گے۔ اور ہر مشن میں دو ارکان ہوں گے۔ کمیشن اسی سال اپنا کام شروع کر کے کنفیڈریشن کے ہیڈ کوارٹر کو مزید کارروائی کے لئے رپورٹ کریں گے۔

اقوام متحدہ فلسطین کے مسئلہ سے اغماض برت رہی ہے

عمان ۵ جولائی - فلسطینی عرب مہاجرین نے ایک مرتبہ پھر اپنے اس ارادے کا اظہار کیا ہے کہ وہ اپنے اصلی وطن کے علاوہ کسی اور جگہ آباد ہونے کی بجائے اپنی موجودہ خستہ حالت میں رہنے کو ترجیح دیں گے۔

مہاجرین کی طرف سے یہ بیان اقوام متحدہ کی ریلیف اور ورکس ایجنسی کے ڈائرکٹر کی پریس کانفرنس کے بعد جاری کیا گیا ہے جس میں انہوں نے بتایا تھا کہ مہاجرین کی آبادکاری کا ایک نیا منصوبہ مرتب کیا گیا ہے اور شام عراق اور اردن کی حکومتیں اس میں بہت گہری دلچسپی لے رہی ہیں۔ (اسٹار)

بانی مدرسہ دیوبند نے بھی ختم نبوت کے وہی معنی کئے ہیں جو احمدی کرتے ہیں

انجمن حزب الاحناف کے جلسے میں ایک مولوی کی تقریر

لاہور ۵ رجولائی - معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مسجد وزیر خاں میں انجمن حزب الاحناف کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مولوی محمد صادق حسین صاحب خطیب عیدگاہ چہلم نے کہا اگر "مرزائی" ختم نبوت کے منکر ہونے کی وجہ سے اقلیت قرار دئیے کے مستحق ہیں تو بانی مدرسہ دیوبند مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کے متعلق کیا فتوے صادر کیا جائے گا۔ جنہوں نے اپنی کتاب تحذیر الناس میں مسئلہ ختم نبوت کے متعلق وہی خیال ظاہر کیا ہے۔ جو "مرزائی" ظاہر کرتے ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اس پر چند احراریوں نے شور مچایا اور "مرزائی" "مرزائی" کے آوازے کسے چنانچہ مولوی صاحب موصوف کو خاموش کرا دیا گیا۔

لنڈن کی تپدق کانفرنس میں ۲۶ ممالک شریک ہونگے

لنڈن ۱۵ رجولائی - دولت مشترکہ کی تیسری ہیلتھ اور تپدق کانفرنس ۱۸ رجولائی کو شروع ہو رہی ہے۔ اس میں پاکستان اور بھارت کے ماہرین بھی شرکت کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر عبد العزیز اسسٹنٹ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ تپدق سینی ٹوریم ساملی پنجاب ان مقررین میں ہیں جو تپدق پر تمام اقوام کے مسرکی حیثیت سے اپنے خیالات ڈالیں گے۔ (اسٹار)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴